جمعیۃ علماء ہند کے اجلاس پانزدہم

منعقدہ دہلی

مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۴ محرم سنہ ۱۳۵۸ھ مطابق ۳-۴-۵-۶ مارچ سنہ ۱۹۳۹ء

زیر صدارت شیخ التفسیر حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدنی

کی

مختصر رپورٹ

جسکو

حسب الحکم حضرت مولانا احمد سعید صاحب ناظم جمعیۃ علماء ہند

مولوی عبد الاول محاسب دفتر جمعیۃ علماء ہند

نے

محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع کرا کر

شائع کیا

اجلاس کا دوسرا دن

۴ مارچ کی شب اور ۴ مارچ کے دن میں سبجکٹ کمیٹی اور جمعیۃ عمومیہ کے جلسوں میں مختلف تجاویز پر بحث ہوتی رہی۔ سب سے پیشتر جناب صدر نے حسب ذیل ماتمی تجاویز پڑھ کر سنائیں

تجویز نمبر ۱۔ تعزیت غازی مصطفےٰ کمال مرحوم

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس مجاہد اعظم غازی مصطفےٰ کمال پاشا جو ترکی کے استخلاص اور استقلال تام کی روحِ رواں تھے وفات حسرت آیات پر دلی صدمے کا اظہار کرتا ہے، اُن کی وفات سے ملت اسلامیہ کا ایک مفکر اعظم اور مجاہد اکبر مسلمانوں سے جُدا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ غازی موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ملت ترکیہ کو احیاء قوائے ملت میں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (منجانب صدر)

تجویز نمبر ۲۔ تعزیت ڈاکٹر انصاری مرحوم و بیگم انصاری

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس زعیم ملت جناب ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری اور بیگم انصاری کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور انکی وفات کو وطن کے لئے نقصان عظیم تصور کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ یہ جلسہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اعزاء واقرباء سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (منجانب صدر)

تجویز نمبر ۳۔ تعزیت مولانا شوکت علی خادم کعبہ مرحوم

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس زعیم قوم مولانا شوکت علی صاحب خادم کعبہ مرحوم کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مولانا کی خدمات ماضیہ شاندار اور تاریخ ہند کا ایک ممتاز باب ہیں۔ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کو غریق رحمت فرمائے۔ یہ جلسہ ان کے اعزاء و اقارب خصوصاً اُن کے فرزندوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے
منجانب صدر

تجویز نمبر ۴ - تعزیت ڈاکٹر سر محمد اقبال مرحوم

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ شاعرِ مشرق جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اُن کی وفات کو ایک قومی مفکر اور آزادیٔ وطن کے داعی سے ہندوستان کی محرومی سمجھتا ہے اور یہ دُعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ اُن کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور آزادی وطن کی جو رُوح اُن کے قومی ادب کی جان ہے اُس پر مسلمانوں کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ جلسہ مرحوم کے صاحبزادوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ (منجانب صدر)

قضیۂ جمعیۃ صوبۂ سرحد

اس کے بعد ناظم جمعیۃ علماء ہند نے قاضی عبدالرب صاحب کا خط پڑھکر سُنایا اور صوبہ سرحد کی جمعیۃ علماء کے واقعات بتائے، ناظم صاحب نے فرمایا صوبہ سرحد میں اسوقت جمعیۃ علما کے نام سے تین جماعتیں قائم ہیں۔ مولانا غلام غوث صاحب نے تفصیلی واقعات بیان کئے۔ قاضی عبدالرب صاحب نے صوبۂ سرحد کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا جس صوبہ میں سب سے زیادہ علما کی تعداد موجود ہے وہاں اُنکی کوئی جمعیۃ نہ ہو یہ بہت افسوس کی بات ہے، ناظم صاحب نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسی حالت میں کہ جب تین جماعتیں مدعی ہوں میں کس طرح فیصلہ کرسکتا ہوں۔

تجویز نمبر ۹۔ مشرقی علوم کی مستند درسگاہیں

مجلس مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ صوبجاتی حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مشرقی علوم کی مستند درسگاہوں مثلاً دارالعلوم دیوبند۔ ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دیگر مستند مدارس کی متوسط اور اعلیٰ سندات کو وہی حیثیت دے جو مشرقی علوم کے سرکاری مدارس کی سندات کو حاصل ہے یعنی حکومت کے وظائف عہدوں اور ملازمتوں میں ان سندات کا اعتبار کیا جائے۔

محرک مولانا منت اللہ ۔ مؤیدین سید محمد جعفری ایڈیٹر ملت ۔ مولانا عظمت اللہ

تجویز نمبر ۲۲ - وزیرستان میں جنگی مہم بند کر دی جائے

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ حکومت ہند کے اُس جنگی اقدام کو جو وزیرستان کے
خلاف اُس نے جاری کر رکھا ہے۔ نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جمعیۃ نے حکومت
کی فارورڈ پالیسی کی ہمیشہ مذمت کی ہے اور اب بھی پوری قوت سے وہ مذمت کرتی ہے
بالخصوص اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے سامان خوراک وغیرہ پر جو وزیرستان کے
شہری باہر لیجاتے تھے۔ بندش عائد کر کے تمام شہریوں اور عورتوں، بچوں کو بھی
فاقہ کشی کی مصیبت میں مبتلا کر دینے کی ظالمانہ کارروائی پر سخت نفرت و ملامت
کا اظہار کرتا ہے۔ یہ جلسہ حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بندش کو فوراً
اُٹھالے اور وزیرستان کے خلاف جنگی مہم کو فوراً بند کر دے، اور شمالی سرحد کے
اس تمام علاقہ کو نیپال و بھوٹان کے علاقوں کی طرح آزاد و خود مختار تسلیم کر لیا جائے

تجویز نمبر ۲۵۔ جمعیۃ علماء ہند اور مجلس احرار

مجلس احرار کا نصب العین اور پروگرام جمعیۃ العلماء کے نصب العین اور پروگرام
کے موافق رہا ہے مجلس احرار عملاً بھی جمعیۃ العلماء ہی کے فیصلوں کی روشنی میں
کام کرتی رہی ہے۔ لیکن جُداگانہ پلیٹ فارموں کی وجہ سے غلط فہمی پیدا
ہوجانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے جلسہ قرار دیتا ہے کہ جمعیۃ العلما کی ورکنگ کمیٹی
احرار اسلام کی ورکنگ کمیٹی سے ایک ماہ کے اندر گفتگو کرکے کوئی ایسی مفاہمت
کرلے کہ دونوں جماعتیں آئندہ اسی مفاہمت کے موافق اتفاق و اتحاد سے کام کرتی رہیں

تجویز نمبر ۲۶ - قانون فسخ نکاح سخت مضرت رساں ہے

مسلمان عورتوں کی دردناک مصیبتوں کا قانونی تدارک کرنے کیلئے جو قانون فسخ نکاح اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا اسکی دفعہ ۶ قانون کی روح رواں تھی کیونکہ اسلامی قانون کا مسئلہ ہے کہ فسخ نکاح کا فیصلہ مسلمان حاکم ہی کرسکتا ہے مگر افسوس ہے کہ اس دفعہ کے خلاف حکومت اور بہت سے منتخب ارکان اسمبلی نے رائے دیکر اس کو قانون سے خارج کرا دیا - اس دفعہ کے نکلجانے سے قانون کی اسلامی روح نکل گئی اور وہ ایک غیر اسلامی ایکٹ ہوگیا جو مضرت کہ قانون نہ ہونے کی صورت میں بھی وہ قانون کے اس شکل میں پاس ہونے سے کم نہیں ہوئی بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے مفاسد بہت زیادہ ہوگئے - جمعیۃ علماء کے نزدیک موجودہ شکل میں یہ قانون ہرگز منظوری کے قابل نہیں - سعی کیجائے کہ اس کو ویسرائے کی منظوری حاصل نہ ہو - نیز اس کے ساتھ دارالقضاء اور نظارت شرعیہ کے قیام کی سعی کو تیزی اور سرعت کیساتھ عمل میں لانا چاہئیے - کہ اس قسم کی ضرورتوں کے پورا ہونے کی وہی باقاعدہ اور صحیح علاج ہے -

محرک حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

مؤید - مولانا ابوالمحاسن سید محمد سجاد صاحب بہاری

تجویز ۳۴ ۔ بلوچستان کی تقسیم نہ کی جائے ۔

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس حکومت کی اس پالیسی کو جو وہ صوبہ بلوچستان کی تقسیم کے سلسلہ میں اختیار کئے ہوئے ہے سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صوبہ کی موجودہ حدود کو تقسیم کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ صوبہ کو اپنی حدود کے اندر بحالہ باقی رکھکر اس میں دوسرے صوبجات کی طرح دستوری حکومت جاری کرے ورنہ باشندگان بلوچستان کے اندر سخت بے چینی اور اضطراب پیدا ہوگا اور اس کے نتائج کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی

تجویز نمبر ۲۴ متعلق تحریک "خاکساران"

جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اپنی اس تجویز کا اعادہ کرتا ہے جو اُس نے سنہ ۲۴ء میں جماعت خاکساران کے امیر اعظم مسٹر عنایت اللہ خان مشرقی کی کتاب "تذکرہ" کے متعلق پاس کی تھی کہ اس میں الحاد و زندقہ کی تعلیم اور اسلامی اصول و عقائد کی صریح مخالفت موجود ہے۔ تذکرہ کے علاوہ اُن کی مزید تالیفات نے اس امر کو واضح اور روشن کر دیا ہے کہ وہ اپنے اُنہیں ملحدانہ عقائد پر قائم بلکہ مصر ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس اُن کی تحریک بیلچہ برداری کو اگرچہ بظاہر وہ عسکریت پر مبنی معلوم ہوتی ہے سخت خطرہ کی نظر سے دیکھتا اور ملحدانہ خیالات کی اشاعت کا ذریعہ سمجھتا ہے اور مسلمانوں کی مذہبی و سیاسی تباہی کیلئے خاکساری فتنے کو قادیانی فتنہ سے کم نہیں سمجھتا اسلئے یہ اجلاس تمام مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ عسکریت کی ظاہری نمائش سے دھوکہ نہ کھائیں اور ایک ایسے شخص کو جو ملحدانہ عقائد رکھتا ہے اپنا امیر اعظم بنانے اور اسکی تعلیم پر چلنے کا ملحدانہ رویہ اختیار نہ کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو اس فتنہ کے انسداد کی سعی کریں۔

تجویز نمبر ۳۰ - مدح صحابہ رضؓ

جمعیۃ علماء ہند کا یہ جلسہ حکومت یوپی کے اس طرز عمل پر جو اُس نے مدح صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم کے قضیہ میں لکھنؤ میں اختیار کی ہے اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے جبکہ اُس نے اصولاً تسلیم کرلیا ہے کہ پبلک مقامات پر بھی مدح صحابہ رضؓ کرنے کا سنیوں کو حق ہے۔ اس کے باوجود اُس نے مولانا عبدالشکور صاحب و مولانا ظفرالملک صاحب و مولانا عبدالسلام صاحب وغیرہ کو صرف ایک جلسہ کا اعلان شائع کرنے پر گرفتار کرکے ایک ایک سال کی سزا دیدی، یہ کارروائی سراسر ناانصافی اور بے آئینی پر مبنی ہے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ جلد از جلد اپنی اس غلطی کا تدارک کرے اور گرفتار شدہ اور قید شدہ اشخاص کو فوراً رہا کردے اور سنیوں کو اپنے شہری اور مذہبی حق کے استعمال کا موقع بہم پہنچائے۔ لکھنؤ کے سنیوں نے اپنے اس حق کے حاصل کرنے کیلئے مجبور و مضطر ہوکر سول نافرمانی شروع کی ہے یہ جلسہ سنیوں کو اس اقدام پر مبارکباد دیتا ہے اور مسلمانوں سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے اس مطالبہ کو حاصل کرنے کیلئے سرفروشانہ جدوجہد جاری رکھیں گے۔

یہ جلسہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ہائی کمانڈ سے پُرزور درخواست کرتا ہے کہ وہ حکومت یوپی کو ہدایت کرے کہ سنیوں کے تسلیم کردہ حق پر سے پابندیاں اُٹھائے اور اپنی غلطی کا جلد از جلد تدارک کردے۔

تجویز نمبر ۷ - تہذیبی خود مختاری (کلچرل اٹانمی)

چونکہ مسلمانان ہند کا پرسنل لا مخصوص و ممتاز پرسنل لا ہے۔ اور ملت اسلامیہ ایک مستقل ملت ہے۔ اس ملت کی اسلامی زندگی اور تہذیب کے بقاء کیلئے از بس ضروری ہے کہ ایک با اختیار نظام قائم ہو۔ حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں پرسنل لا اور کسی ایسے نظام کیلئے کوئی چیز نہیں رکھی چونکہ انڈین نیشنل کانگریس نے بھی مسلمانوں کو ایک ملت تسلیم کیا اور ان کے پرسنل لا کے تحفظ و آزادی کا وعدہ کیا ہے اور صوبجات میں صوبجاتی حکومتیں بھی قایم ہو گئی ہیں، اس لئے جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ بحالات موجودہ ایک مسودہ قانون کلچرل اٹانمی کے اصول پر مرتب کیا جائے اور اس کو صوبجاتی مجالس قانون ساز میں پیش کر کے پاس کرانے کی سعی کیجائے جس کے ذریعہ مسلمانوں کی ملی اور معاشرتی ضروریات پوری ہو سکیں۔ مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد صاحب کا مرتب کردہ مسودہ بھی پیش نظر رکھا جائے، ایسا مسودہ مرتب کرنیکے لئے ذیل کی سب کمیٹی متعین کیجاتی ہے